4.1 ترقیاتی مالی اداروں(ڈی ایف آئیز) کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

2018ء کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی اپنے بنیادی مقصد ، طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری میں شرکت محدود رہی ۔ سستی طویل مدتی سیالیت کی دستیابی میں کمی ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ایک اہم رکاوٹ ہے ۔ حوصلہ افزا طور پر ، ترقیاتی مالی اداروں نے چھوٹے و درمیانی کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کی مالکاری میں دلچسپی کا اعادہ کیا ہے ، جو ملک میں اقتصادی اور مالی پیش رفت کے لیے مفید ہے ۔ ترقیاتی مالی اداروں کو اپنا لازمی کردار ادا کرنے کے حوالے سے وسائل کو متحرک کرنے اور دیگر وسائل کے ذریعے رقوم جمع کرنے کے امکانات تلاش کرنے ، اثاثہ جاتی مصنوعات کے مجموعے میں ضروری بہتری اور ملک کی اقتصادی ترقی میں مؤثر طور پر حصہ لینے کے لیے مربوط کوششوں کی ضرورت ہے ۔

60ء کے عشرے میں ترقیاتی مالی اداروں نے نجی شعبے کو رقوم مہیا کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا(**دیکھیے باکس 4: پاکستان میں ترقیاتی مالی اداروں کی اجمالی تاریخ**)۔ تاہم، گذشتہ چند عشروں کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں کی کارکردگی اوسط سے کم رہی اور مالی شعبے میں ان کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔

مجموعی بینکاری شعبے میں ترقیاتی مالی اداروں کا حصہ بہت کم ہے ---

ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی اثاثے 238 ارب روپے ہیں جو مالی شعبے کے اثاثوں کا 0.92 فیصد (بینکاری شعبے کے مجموعی اثاثوں کا 1.21 فیصد) ہے (**جدول 4.1.1**)۔[174] 2018ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں ہونے والی 4.60 فیصد توسیع بینکوں میں ہونے والی 7.31 فیصد کی نمو سے کم ہے۔ ایک نئے ترقیاتی مالی ادارے کے آپریشنز شروع کرنے سے اثاثوں میں ہونے والی 1.61 فیصد کی توسیع کے باوجود نمو پست رہی ہے۔[175] چنانچہ، اپنے مختصر حجم کے باعث ترقیاتی مالی ادارے نظامیاتی خطرے کے محدود خدشات رکھتے ہیں۔

جدول 4.1.1: ترقیاتی مالی اداروں کے کلیدی متغیرات اور مالی اصابت کے اظہار یے

	2013ء	2014ء	2015ء	2016ء	2017ء	2018ء
			ارب روپے			
سرمایہ کاریاں	79.5	108.3	115.3	108.9	122.1	122.3
قرضے	45.3	48.6	56.8	68.6	76.7	82.3
مجموعی اثاثے	149.4	176.1	190.5	208.8	228.0	238.5
قرض گیریاں	67.3	74.4	86.5	98.4	100.5	111.4
امانتیں	8.9	15.0	12.0	10.9	17.1	11.6
ایکویٹی	62.3	76.4	79.3	82.2	99.5	106.2
غیر فعال قرضے	17.1	15.1	15.0	13.9	15.0	14.7
			فیصد			
شرحِ کفایتِ سرمایہ	50.33	44.85	43.62	40.78	47.04	46.95
غیر فعال قرضے اور قرضے	30.04	25.27	21.98	17.48	17.15	15.83
خالص غیر فعال قرضے اور خالص قرضے	12.41	7.93	6.21	4.51	5.52	5.29
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	3.05	4.48	3.36	3.56	2.36	2.25
ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	7.00	10.64	7.92	8.66	5.77	4.89
لاگت اور آمدنی کی شرح	40.25	30.96	32.59	38.78	37.28	40.08
سیال اثاثے اور قلیل مدتی واجبات	84.77	84.80	86.31	90.23	90.90	86.95
قرضے اور امانتیں	506.85	323.92	471.61	627.65	447.93	707.08

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ترقیاتی مالی ادارے خطرۂ قرض کی علامات دکھاتے ہیں ---

ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کی ہیئتِ ترکیبی کا جھکاؤ اب بھی سرمایہ کاری کی جانب ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں کا 51.27 فیصد سرمایہ کاریوں پر مشتمل ہے اور 34.53 فیصد قرضے (advances) خطرے سے احتراز کے رویے کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔ تاہم، یہ بھی اشارے ہیں کہ ترقیاتی مالی ادارے مزید خطرہ مول لے رہے ہیں۔ 2018ء کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں نے ایس ایم ایز سے اپنی قرض گاری میں اضافہ کیا، کمرشل وثیقوں میں سرمایہ کاری کی اور حکومتی تمسکات میں اپنے ذخیرے میں کمی کی ہے۔ تاہم طویل مدتی رقوم کی عدم دستیابی کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کی خطرۂ قرض کی اہلیت محدود ہے۔ ترقیاتی مالی ادارے اپنی اثاثہ جاتی اساس کی مالکاری کے لیے بنیادی طور پر بین البینک منڈی کے قلیل مدتی قرضوں پر انحصار کرتے ہیں (**چارٹ 4.1.1**)۔ فنڈنگ کی رکاوٹ طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری کی ان کی اہلیت، جو ان کا بنیادی کاروبار ہے، کو بھی محدود کر رہی ہے۔

چارٹ 4.1.1 : قرضوں اور فنڈنگ کا خاکۂ عرصیت

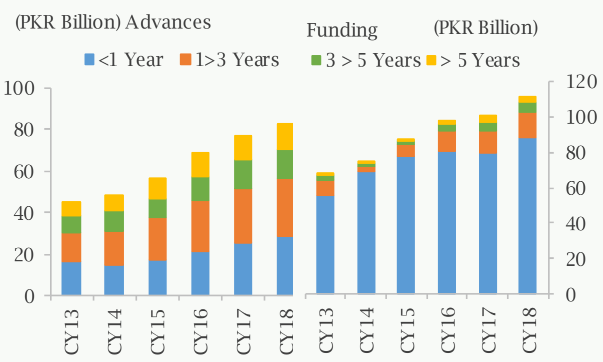

Source: SBP

امانتوں کا خاکۂ عرصیت قلیل مدتی ہے ---

گو کہ 2018ء میں امانتیں بڑھ کر 7.39 فیصد ہو گئی ہیں (2017ء میں 11.71 فیصد)، تاہم بیشتر اضافہ ان امانتوں میں ہوا جن کی عرصیت 3 برس سے کم ہے۔ مزید برآں،

---

[174] مالی شعبے کے اثاثوں میں شامل ہیں: بینکاری شعبے، غیر بینک مالی اداروں، اور سی ڈی این ایس کے اثاثے، جبکہ بینکاری شعبے میں بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے اثاثے شامل ہیں۔

[175] پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی (پی ایم آر سی) لمیٹڈ

تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ 68.80 فیصد سے زائد کی عرصیت تین برس سے کم مدت میں مکمل ہورہی ہے، جبکہ صرف 14.84 فیصد کی عرصیت 5 برس کی ہے۔ اگر ایک ترقیاتی مالی ادارہ، جو طویل مدتی مکاناتی مالکاری کر رہا ہے، کو نکال دیا جائے تو طویل مدتی قرضوں کا حجم مزید کم ہو کر 10.50 فیصد ہو جاتا ہے۔ یہ صورتِ حال ترقیاتی مالی اداروں کے طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری فراہم کرنے کے مقصد کے برعکس ہے۔

حالانکہ ایس ایم ای مالکاری میں اضافہ ہوا ہے تاہم کارپوریٹ زمرہ سب سے بڑا قرض گیر ہے ---

2018ء میں مجموعی قرضوں میں کارپوریٹ قرضوں کا حصہ کم ہو کر 78.04 فیصد ہو گیا ہے جبکہ 2017ء میں یہ 79.22 فیصد تھا۔ کارپوریٹ مالکاری میں سست روی اور ایس ایم ای مالکاری میں اضافے کی وجہ سے یہ ممکن ہوا ہے۔ کارپوریٹ قرضوں میں 4.39 فیصد سال بسال کی کمی آئی جبکہ 2017ء میں 15.18 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ ایس ایم ای مالکاری میں 59.16 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ برس 26.82 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ دیگر عوامل کے علاوہ ایس ایم ای مالکاری میں اضافہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے اسٹیٹ بینک کے وضع کردہ علاماتی اہداف کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے کے بہاؤ میں اضافہ ہوا ہے ---

جزوار قرضوں کے لحاظ سے، قرضوں کے بہاؤ کا جھکاؤ ٹیکسٹائل کی جانب رہا اس کے بعد سیمنٹ اور برقیات نیز برقی آلات کی طرف تھا (**چارٹ 4.1.2**)۔ جیسا کہ قرضے کا جزدان مختلف شعبوں میں پھیلا ہوا ہے اس لیے یہ خطرۂ ارتکاز پیش نہیں کرتا۔

چارٹ 4.1.2: بلحاظِ شعبہ قرضوں کا تجزیہ

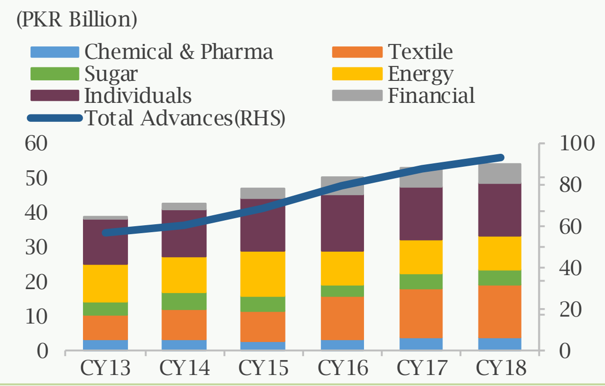

Source: SBP

"یافت کی تلاش" کا محرک سرمایہ کاری فیصلوں پر غالب ہے ---

ترقیاتی مالی اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں ایک ترکیبی تبدیلی آئی ہے۔ ممکنہ طور پر بلند یافت کی تلاش میں، حکومتی تمسکات سے قابلِ تقسیم رقم کو نجی فہرستی کمپنیوں کے ٹی ایف سیز (ٹرم فنانس سرٹیفکیٹ) میں رکھا گیا ہے (**چارٹ 4.1.3**)۔ مزید برآں، بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظرنامے کو مدِنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی مالی ادارے پہلی سہ ماہی میں ٹی بلز کو ختم کر چکے ہیں (off-loaded) اور پھر تیسری سہ ماہی میں پی آئی بیز میں دوبارہ سرمایہ کاریاں کیں (**جدول 4.1.2**)۔ مزید برآں، سیال رہنے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں نے اپنی زیادہ تر سرمایہ کاریاں (18.09 فیصد) کاروبار کے لیے روک کر (محفوظ برائے تجارت) اور دستیاب برائے فروخت (65.32 فیصد) کے زمروں میں رکھیں۔

چارٹ 4.1.3: ترقیاتی مالی اداروں کا سرمایہ کاری جزدان

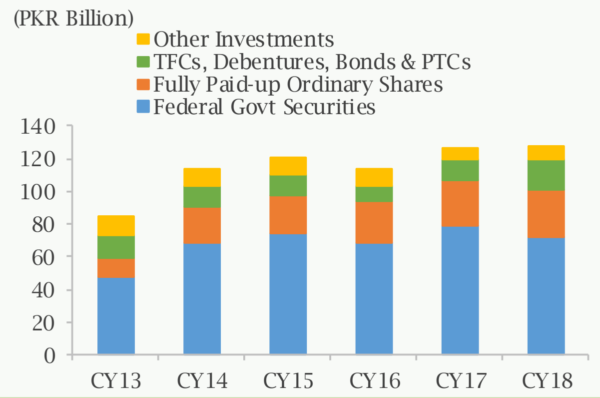

Source: SBP

رقوم میں امانتوں کا حصہ کم ہوگیا ---

2018ء کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں کے 4.88 فیصد کو امانتوں نے رقم فراہم کی جبکہ 2017ء میں 7.51 فیصد تھی۔ 2018ء میں ان میں 31.97 فیصد کی آئی جبکہ 2017ء میں 56.52 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ زوال بنیادی طور پر بلند یافت کی تلاش میں امانتوں کی بینکوں میں منتقلی کا نتیجہ تھا۔

جدول 4.1.2: وفاقی حکومت کے تمسکات میں ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاریاں

(ارب روپے)	دسمبر 17ء	مارچ 18ء	جون 18ء	ستمبر 18ء	دسمبر 18ء
ٹی بلز	71	39	39	36	39
پی آئی بیز	7	8	18	34	33

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

ترقیاتی مالی اداروں کے پاس امانتوں کے حصول کے محدود مواقع ہیں۔ خاص طور پر، انھوں نے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں سے نسبتاً لاگتی امانتیں جمع کی ہیں (**چارٹ 4.1.4**)۔[176] مزید برآں، برانچوں کا محدود نیٹ ورک سود مند امانتوں کو متوجہ کرنے کی ان کی اہلیت کو مزید مسدود کر دیتا ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کو اپنی رسائی میں توسیع پر

[176] ترقیاتی مالی ادارے صرف کم از کم 30 دن تک کی عرصیت کے سرمایہ کاری سرٹیفکیٹس (سی او آئیز) کے اجرا کے ذریعے امانتیں جمع کر سکتے ہیں۔ بی سی او، 1962ء، کے محدود اطلاق کی وجہ سے ترقیاتی مالی ادارے امانتیں جمع کرنے والے ادارے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ پست لاگت سی اے ایس اے امانتیں جمع نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے ان کے فنڈز کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔

کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اضافی رقوم جمع کر سکیں، جو ان کی اثاثے کی پراڈکٹس کے مجموعے کو بڑھانے کے لیے ضروری ہے، جو ان کی ایس ایم ای مالکاری کے ان کے تازہ عہد کی تکمیل میں مددگار ہوگا۔

قرضوں کی بلند لاگت ترقیاتی مالی اداروں کو ان کے وساطتی کردار کو مؤثر طور پر ادا کرنے سے روکتی ہے---

چارٹ4.1.4: فنڈز کے مہنگے ذرائع اثاثوں میں اضافے کو روک دیتے ہیں

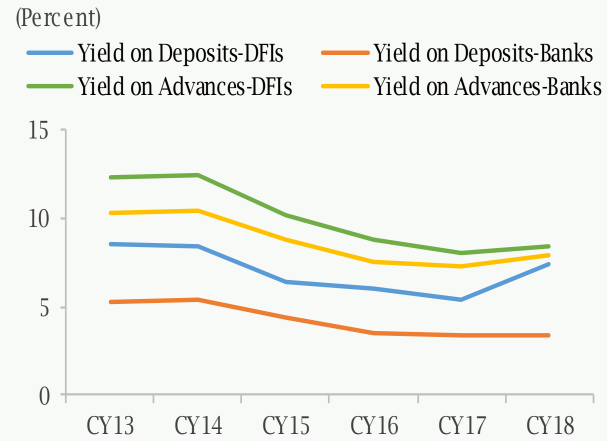

Source: SBP

امانتوں کے حصول میں درپیش مسائل کے علاوہ، ترقیاتی مالی ادارے ترقی پذیر سرمایہ منڈیوں کی وجہ سے بانڈ مارکیٹ (بازارِ تمسکات) میں بھی محدود رسائی کے حامل ہیں۔ نتیجتاً یہ اپنی اثاثہ جاتی اساس کو رقوم کی فراہمی کے لیے بین البینک قرضوں پر انحصار کرتے ہیں۔ بین البینک قرض گیری درحقیقت رقوم کی فراہمی کا اہم ذریعہ ہے کیونکہ 2018ء کے دوران اس نے ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں کو 46.74 فیصد رقوم فراہم کیں۔ وہ اپنے اثاثوں کے لیے رقوم کی فراہمی کے حوالے سے قلیل مدتی محفوظ قرض گیریوں پر انحصار کرتے ہیں (**چارٹ 4.1.5**)۔ اس کے ساتھ رقوم کی فراہمی کی بلند لاگت نے قرض گیری کو گراں بنادیا ہے، چنانچہ، ترقیاتی مالی اداروں کے لیے اپنی اثاثہ جاتی اساس کی پائیدار بنیاد پر توسیع خاصی دشوار ہوگئی ہے۔

حصص یافتگان کی ایکویٹی طویل مدتی رقوم کا بنیادی ذریعہ ہے---

طویل مدتی اثاثوں کی مالکاری کے لیے حصص یافتگان کی ایکویٹی بنیادی ذریعہ ہے۔ یہ مجموعی اثاثہ جاتی اساس کو 44.42 فیصد رقوم فراہم کر رہی ہے۔ 2018ء میں بنیادی طور پر ایک نئے ترقیاتی مالی ادارے میں اضافے کے باعث حصص یافتگان کی ایکویٹی 8.66 فیصد بڑھ گئی۔

چارٹ 4.1.5: محفوظ قرضوں کا تجزیہ

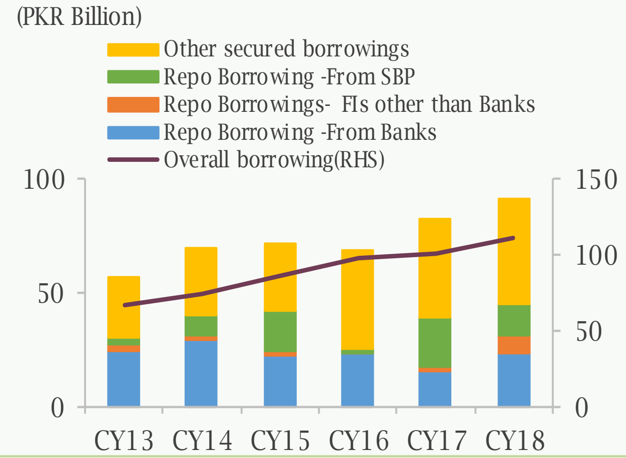

Source:

ترقیاتی مالی اداروں کا اثاثہ جاتی معیار بہتر ہورہا ہے---

2018ء کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی متعدی شرح کم ہوکر 15.83 ہوگئی (2017ء میں 17.15 فیصد تھی) (**شکل 4.1.6**)۔ متعدی شرح میں اس کمی کی وجہ

چارٹ 4.1.6: معیارِ اثاثہ کے اظہاریے

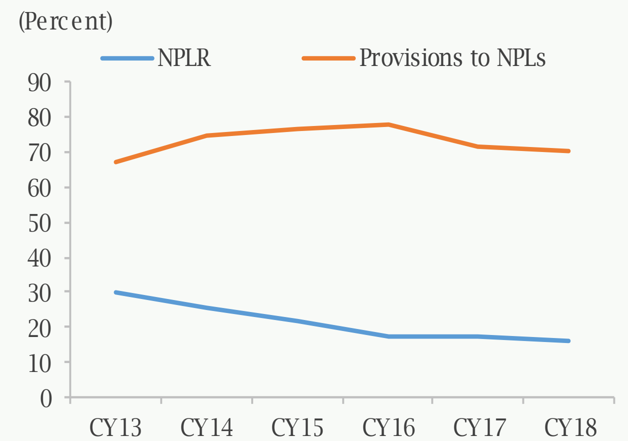

Source: SBP

غیر فعال قرضوں کے ذخائر میں کمی اور قرضوں (پیشگیوں) میں اضافہ ہے۔ بیشتر غیر فعال قرضوں، یعنی 75.17 فیصد کو خسارے کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ 2018ء کے اختتام پر تموین کی مجموعی کوریج کی شرح 70.28 فیصد ہے۔ ایس ایم ای مالکاری کے جزدان میں توسیع کے ساتھ، ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خطرۂ قرض کے انتظام میں پیش اقدام (سرگرم) ہوں۔

قرضوں سے ہونے والی سودی آمدنی نے خالص سودی آمدنی میں اہم کردار ادا کیا۔۔۔

گو2018ءکے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی نفع آوری میں معمولی کمی آئی، خالص مارک اپ / سودی آمدنی میں 574 ملین روپے کا اضافہ درج کیا گیا۔[177]، [178] تاہم، نان مارک اپ / سودی آمدنی میں 735 ملین روپے کی کمی آئی (**چارٹ 4.1.7**)۔ مزید یہ کہ، نان مارک اپ / سودی اخراجات میں 266 ملین روپے کے اضافے نے خالص منافعوں کو بھی کم کر دیا۔ نتیجتاً، ترقیاتی مالی اداروں نے 2018ء میں 5.0 ارب روپے کا منافع بعد از ٹیکس درج کیا، جبکہ 2017ء میں یہ 5.4 ارب روپے تھا۔ اسی طرح اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بھی سال بسال بنیاد پر گھٹ گئے۔[179]

ضوابطی ضروریات کے مقابلے میں شرحِ کفایتِ سرمایہ خاصی بلند ہے۔۔۔

ترقیاتی مالی اداروں کی شرحِ کفایتِ سرمایہ بلند ہے، جو ناکافی استعمال شدہ سرمائے اور ان کے مالکاری جزدان میں بہتری کی استعداد دونوں کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ 2018ء میں شرحِ کفایتِ سرمایہ معمولی کمی سے 46.95 فیصد ہوگئی ہے جبکہ 2017ء میں یہ 47.04 تھی۔ ایس ایم ای مالکاری میں ترقیاتی مالی اداروں کے نئے سود کی وجہ سے قرضوں میں اضافے اور حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری میں کمی کے نتیجے میں یہ کمی آئی ہے۔

اقتصادی سرگرمی میں ترقیاتی مالی اداروں کے کردار کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔۔۔

مالی گہرائی ایک لچک دار مالی شعبے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے، جو اسٹیٹ بینک کی بھی ایک ترجیح ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کو طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری فراہم کرنے کے ان کے بنیادی کردار کی جانب مراجعت کا اہل بنانا اس مقصد کے حصول میں مددگار ہو سکتا ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کے لیے سستے قرضوں کی فراہمی اس حوالے سے ایک اہم رکاوٹ ہے۔ ماضی کی طرح، حکومتی یا کثیر فریقی اداروں کی جانب سے ترقیاتی مالی اداروں کو طویل مدتی سستے قرضوں کے ذریعے اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ عالمی بینک پہلے ہی ایک ترقیاتی مالی ادارے کو قرضے کی راہ فراہم کر چکا ہے تاکہ اس کے موجودہ مورگیجز کی مالکاری کی جا سکے۔ اس کے علاوہ ترقیاتی مالی ادارے اپنے قرضوں کے جزدان کو تحفظ فراہم کرنے اور سیالیت میں اضافے کے لیے ثانوی بازار میں بانڈز / ٹی ایف سیز کے اجرا کے امکانات تلاش کر سکتے ہیں۔ صرف اسی صورت میں ترقیاتی مالی ادارے طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری پر توجہ مرکوز کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں۔

چارٹ 4.1.7: ترقیاتی مالی اداروں کی نفع آوری

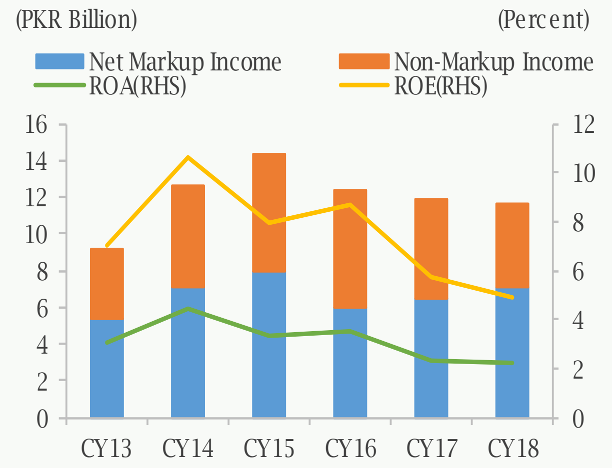

Source: SBP

[177] 2018ء میں مجموعی واجب الادا قرضے 90 ارب روپے ہیں جبکہ 2017ء میں یہ 85 ارب روپے تھے۔ شرح سود میں اضافے سے قرضوں پر سودی آمدنی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

[178] 2018ء میں حکومتی تمسکات میں واجب لادا سرمایہ کاریاں 61 ارب روپے ہیں جبکہ 2017ء میں یہ 89 ارب روپے تھیں۔ چنانچہ، دورانِ سال سرمایہ کاریوں پر حاصل ہونے والا مارک اپ / سود 10.57 فیصد کم ہو گیا ہے۔

[179] 2018ء میں ایکویٹی پر منافع میں تیزی سے کمی آئی کیونکہ ایک نئے ترقیاتی مالی ادارے کی شمولیت سے ایکویٹی میں 8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔